السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے یہاں شہر رتلام میں ایک مقدمہ مسجد بابت ادا کرنے نماز میں بلند آواز سے آمین کہہ کر (یعنی آمین بالجہر) مابین مدعیان اہل حدیثان ومدعا علیہم احناف ایک عرصہ سے چل رہا ہے، چنانچہ اہل حدیثوں نے اپنے دعویٰ کو تائید میں آیت قرآنی : ''ومن اظلم ممن منع مساجد اللہ،، الخ پیش کی، اور حاکم عدالت نے اپنے فیصلہ میں یہ آیت تنقیح میں داخل فرمائی۔ اس کے جواب میں احناف نے ایک فتویٰ بریلی سے منگوایا ہے، جو عدالت میں داخل کیا گیا ہے۔ اس لیے عرض ہے کہ اس فتویٰ کی نقل بجنسہ حسب ذیل ہے اور دریافت امر یہ ہے کہ اس میں جو آیت واحادیث کے ٹکڑے کو داخل کیا گیا ہے ان کا صحیح مطلب کیا ہے؟۔ اور استدلال کہاں تک غلط؟ اور کہاں تک صحیح ہے؟ حوالہ جات کا استعمال کس موقع کے لیے ہے؟ (راقم الٰہی بخش)

نقل استفتاء جماعت بریلویہ مع جواب علماء بریلوی :

یہاں پر قلعی گروں کی ایک مسجد ہے تھوے دنوں سے چند قلعی گروہابی یعی : غیر مقلد ہوگئے ہیں۔ چوں کہ نماز میں بہت اونچی آواز سے آمین بولا کرتے ہیں جس سے حنفی بہت گھبرا جاتے ہیں۔ الغرض ان دونوں کی ہمیشہ لڑائی بھڑائی رہی، یہاں تک کہ نوبت کچہری تک پہونچی۔ عدالت نے اس فساد وجھگڑے کی وجہ سے غیر مقلدوں کی حنفیوں کی مسجد میں جانے کی ممانعت کی، چنانچہ اہل حدیثوں نے اپنے لیے ایک دوسرے مسجد بنوالی اور اس وقت سے اب تک اس مسجد میں نماز پڑھتے رہے۔ اب چندروز سے پھر ان میں سے چند شریر اہل حدیثوں نے اپنی مسجد مقررہ کو چھوڑ کر حنفیوں کی مسجد میں آنا شروع کر دیا اور زور سے چلا کر آمین کی وجہ سے نماز میں خلل ڈالنے لگے، اس بنا پر کورٹ کچہری میں دوبارہ مقدمہ چلنے لگا ہے۔ اب ان کی طرف سے عرضی دعویٰ میں یہ بات پیش کی ہے کہ مسجد میں ہر ایک کو آنے کی اجازت ہے اور اپنے دعویٰ پر یہ آیت پیش کی ''ومن أظلم ممن منع مساجد اللہ أن یذکر فیہا اسمہ،، الخ (البقرہ : 114). اور کورت یعنی : عدالت کو یہ بات اس آیت سے سمجھادی ہے کہ مسجد میں ہر عبادت کرنے کا حق حاصل ہے۔ سوال یہ ہے کہ جیسا ان لوگوں نے (یعنی اہلحدیثوں نے) عدالت میں آیت مذکورہ پیش کی ہے ایسا ہی ہم احناف کے لیے قرآن شریف سے ان کے اخراج کے لیے کوئی آیت موجود ہے یا نہیں؟ چوں کہ ہم نے عدالت میں یہ بات پیش کی ہے کہ فساد وآمین بالجہر کی وجہ سے ہماری نماز خراب ہوجاتی ہے، اس لیے ہم نہ آنے دیں گے اور کورٹ مذکورہ پہلے بھی ان کے حق میں یہ حکم دیا تھا کہ فساد کی وجہ سے علیحدہ نماز پڑھا کرو۔ اب سوال یہ ہے کہ اپنے آنے کے بارے میں غیر مقلدوں نے جیسے یہ آیت پیش کی ہے ہمارے لیے ان اخراج کے لیے کوئی حکم ہے یا نہیں؟

سائل : سلیمان ابن حاجی وزیر محمد متولی مانک مسجد، مقام قلعی گروں کی سڑک مانک چوک مسجد، ریاست رتلام۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل حدیث کے سوا جتنے فرقے ہیں سب گمراہ ہیں، بددین ہیں جن کی بددینی میں کوئی شبہ نہیں ان بددینوں کی نسبت اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ ان کے پاس نہ بیٹھو۔ قال اللہ تعالی : وَإِمَّا يُنسِيَنَّكَ الشَّيْطَانُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرَىٰ مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ٦٨ ...الأنعام'' تفسیرات احمدیہ،، ص : حضرت ملاجیون قدس سرہ استاد حضرت اورنگ زیب عالمگیر تحریر فرماتے ہیں : ''وان القوم الظالمین یعم المبتدع والفاسق وولکافر، والقعود مع کلھم ممتنع،، یعنی : قوم ظالمین جن کے پاس اللہ نے بیٹھنا حرام فرمایا ہے بتدع، فاسق وکافر کا شامل ہے ان کے پاس بیٹھنا حرام ہے اس طرح ان کی نسبت احادیث میں آیا ہے۔ ''إیاکم وإیاہم، لایضلونکم ولایفتنونکم،، (مسلم : 1/12) یعنی : اپنے کو ان سے دور رکھو اور ان کو اپنے سے دور کرو ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں گمراہ کردیں اور فتنہ میں ڈال دیں۔ اسی طرح اور احادیث میں ان سے قطعی دور رہنے کا حکم آیا ہے۔ ان ابن حبان کی حدیث میں آیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں : ''لاتضلوا معھم،، ان بددینوں کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔ لہذا قرآن شریف وحدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ ان کو اپنے سے دور رکھا جائے اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھی جائے ان پاس نہ بیٹھا جائے۔ پھر ان لوگون کا یہ دعویٰ کہ ہم کو سینوں کے ساتھ نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے محض غلط ہے۔ واللہ اعلم بلکہ ان کو مسجد میں نہ آنے دیا جائے جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا۔ نیز درمختار جلد اول دارالکتب العربیہ الکبری ص 489. میں ہے : ''ویمنع منہ ای من المسجد کل موذولو بلسانہ،، واللہ اعلم

کتبہ عبیدالنبی نواب مرزا عفی عنہ مفتی دارالعلوم منظر اسلام، بریلی

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1